احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 38

منگل 20۔ستمبر 2011ء

روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 20 ستمبر 2011ء 21 شوال 1432 ہجری 20 تبوک 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 215

حضرت عمرؓ کی کامیابیاں

مائیکل ایچ ہارٹ دنیا کی عظیم شخصیات میں 52 نمبر پر حضرت عمرؓ کا ذکر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔ عمرؓ کی کامیابیاں مؤثر ثابت ہوئیں۔(حضرت) محمدؐ کے بعد فروغ اسلام میں عمرؓ کا نام نہایت اہم ہے۔ان سریع الرفتار فتوحات کے بغیر شاید آج اسلام کا پھیلاؤ اس قدر ممکن نہ تھا۔مزید برآں اس کے دور میں مفتوح ہونے والے علاقوں میں سے بیشتر عرب تمدن ہی کا حصہ بن گئے۔ظاہر ہے کہ ان تمام کامیابیوں کا اصل محرک تو (حضرت) محمدؐ ہی تھے۔لیکن اس میں عمرؓ کے حصہ سے صرف نظر کرنا بھی ایک بڑی غلطی ہوگی۔اس کی فتوحات (حضرت) محمدؐ کی تحریک ہی کا نتیجہ تھیں۔اس سے بلاشبہ کچھ پھیلاؤ عمل میں آتا لیکن ایسی عظیم وسعت عمرؓ کی شاندار قیادت کے بغیر ممکن نہیں تھی۔

الٰہی سلسلہ کا باوجود مخالفت کے ترقی کرنے اور نیک فطرتوں کے ایم ٹی اے کی وساطت سے قبولیت احمدیت کے واقعات

خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک کشش ہے جس کے ساتھ لوگ کھنچے چلے آتے ہیں

تقویٰ اور طہارت میں ترقی کرو تو اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ اور تمہارا مددگار ثابت ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 16رستمبر 2011ء بمقام بادکروزناخ جرمنی کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 16رستمبر 2011ء کو مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے سالانہ اجتماع کے موقع پر بادکروزناخ جرمنی میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔حضور انور پاکستانی وقت کے مطابق سہ پہر 4 بجکر 50 منٹ پر اجتماع گاہ تشریف لائے، پرچم کشائی اور اجتماعی دعا کروانے کے بعد مارکی میں تشریف لائے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج خدام الاحمدیہ جرمنی، لجنہ اماء اللہ جرمنی اور برطانیہ میں خدام الاحمدیہ کے اجتماعات شروع ہو رہے ہیں۔اسی طرح بعض اور ممالک میں بھی آج جلسے اور اجتماعات ہو رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ ان تمام اجتماعات کو اپنے خاص فضل سے کامیاب فرمائے۔اللہ کے فضل سے ہم ہر دن جماعت کی ترقی دیکھتے ہیں اور جوں جوں یہ ترقی کی رفتار بڑھ رہی ہے دنیا میں شر پھیلانے والے بھی پیدا ہو رہے ہیں۔مگر یاد رکھیں کہ یہ مخالفتیں جماعت کے بڑھنے اور ترقی کرنے کا معیار ہیں۔حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ تم ان کی مخالفتوں سے غرض نہ رکھو، تقویٰ وطہارت میں ترقی کرو تو اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہوگا۔خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ کثرت کے ساتھ لوگ اس سلسلے میں داخل ہو رہے ہیں۔بظاہر اس کے وجوہ اور اسباب کا ہمیں علم نہیں۔یہ محض خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک کشش لگی ہوئی ہوتی ہے جس کے ساتھ لوگ کھنچے چلے آتے ہیں۔حضور انور نے فرمایا کہ یہ بھی حضرت مسیح موعود کی سچائی کی دلیل ہے کہ یہ کشش اللہ تعالیٰ نے آج بھی رکھی ہوئی ہے۔آج بھی خدا تعالیٰ ایسے سامان پیدا فرماتا ہے کہ لوگوں کی توجہ حضرت مسیح موعود کی طرف ہو رہی ہے۔ باوجود مخالفتوں کے جماعت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کے فضل بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ دنیا والے الٰہی جماعتوں کو تباہ نہیں کر سکتے، بڑے بڑے مخالفین آئے اور اس دنیا سے ناکام ونامراد گزر گئے۔بڑے بڑے شریر اٹھتے ہیں لیکن خود اپنی شرارتوں کا نشانہ بنتے ہیں۔مگر یہ الٰہی سلسلہ اپنی پوری آب وتاب کے ساتھ اور کامیابیاں اور کامرانیاں اپنے ساتھ لئے ہوئے اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہے۔حضور انور نے دنیا کے مختلف ممالک میں بسنے والے سعید فطرت لوگوں کے ایم ٹی اے کی وساطت سے احمدیت کے نور سے فیضیاب ہونے، احمدیت قبول کرنے اور اخلاص ووفا میں بڑھنے کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔فرمایا کہ یہ ایک احمدی کی خصوصیت ہے کہ وہ کبھی جھوٹ نہیں بولتا، اس خاصیت کو کبھی کسی احمدی کو چھوڑنا اور بھولنا نہیں چاہئے۔فرمایا کہ شریعت کے دو ہی بڑے حصے ہیں جن کی حفاظت ضروری ہے ایک حق اللہ اور دوسرا حق العباد۔اللہ تعالیٰ کا حق تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت، اس کی اطاعت، عبادت، توحید، ذات اور صفات میں کسی دوسری ہستی کو شریک نہ کرنا اور حق العباد یہ ہے کہ اپنے بھائیوں سے تکبر، خیانت اور ظلم کسی نوع کا نہ کیا جاوے۔حتی الوسع اپنے بھائیوں پر بدظنی نہ کی جاوے اور ہمیشہ نیک ظن رکھا جاوے کیونکہ اس سے محبت اور انس پیدا ہوتا ہے ہمسائے کے ساتھ ہمدردی اور اس کی خبر گیری کرو۔فرمایا پس جب ہم اپنی حالتوں کی اصلاح کرلیں گے تو یقیناً ہم حضرت مسیح موعود کی بیعت اور آپ کی جماعت میں شامل ہونے کا حق ادا کرنے والے ہوں گے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ میرے آنے کے دو مقصد ہیں۔ایمان والوں کیلئے یہ کہ اصل تقویٰ اور طہارت قائم ہو جائے اور خدائے واحد کی عبادت ہو۔پھر آپ فرماتے ہیں کہ یاد رکھو میرا سلسلہ اگر نری دکانداری ہے تو اس کا نام ونشان مٹ جائے گا لیکن اگر خدا کی طرف سے ہے اور یقیناً اسی کی طرف سے ہے تو خواہ ساری دنیا اس کی مخالفت کرے یہ بڑھے گا اور پھیلے گا اور فرشتے اس کی حفاظت کریں گے۔پھر ایک جگہ پر فرمایا کہ مخالفت کی میں پرواہ نہیں کرتا۔میں اس کو بھی اپنے سلسلہ کی ترقی کیلئے لازمی سمجھتا ہوں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تو اپنا کام کئے چلے جا رہا ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق دے کہ ہم اپنی بیعت اور سلسلے میں شامل ہونے کا حق ادا کرنے والے ہوں۔حضرت مسیح موعود ایک دعا کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ خدا جماعت کو محفوظ رکھے اور دنیا پر ظاہر ہو جائے کہ نبی کریمؐ برحق رسول تھے اور خدا کی ہستی پر لوگوں کو ایمان پیدا ہو جائے۔حضور انور نے فرمایا کہ اللہ کرے کہ دنیا آجکل کی آفات اور تباہیوں کو دیکھ کر ہی حق کو پہچاننے والی اور توحید کے قیام کا باعث بن جائے۔آمین

نمایاں کامیابی

مکرم ظفر اقبال صاحب سیکرٹری مال دارالنصر غربی منعم ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی پوتی انعم محمود بنت مکرم محمود اقبال صاحب واقفہ نو نے 2011ء امتحان میں انٹرمیڈیٹ شعبہ پری انجینئرنگ طالبات سرگودھا بورڈ سے 1100 میں سے 972 نمبر حاصل کر کے پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔عزیزہ پنجاب کالج برائے خواتین سرگودھا کی طالبہ رہی ہے۔10 ستمبر کو وزیر زراعت آبپاشی نے سرگودھا بورڈ میں بچی کو گولڈ میڈل اور بیس ہزار روپے نقد انعام سے نوازا۔بچی مکرم عبدالحفیظ خان صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ کی نواسی نیز مکرم عبدالرحیم خان صاحب اور مکرم عبدالکریم صاحب خوشابی کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو دین ودنیا میں ترقیات عطا کرے باعمر، صالح، نیک نصیب والی اور خلیفہ وقت کی سلطان نصیر ہو۔آمین

دارالضیافت میں قربانی

بیرون ربوہ نیز بیرون پاکستان سے ایسے احباب جو جماعتی نظام کے تحت عیدالاضحیٰ کے موقع پر مرکز سلسلہ میں قربانی کروانے کے خواہشمند ہوں وہ اپنی رقوم بالتفصیل جلد از جلد خاکسار کو بھجوادیں۔

1۔قربانی بکرا 10,000/- روپے
2۔قربانی حصہ گائے 5,000/- روپے

(نائب ناظر ضیافت دارالضیافت ربوہ)

مقابلہ مقالہ نویسی برائے لجنہ 2011ء

(زیر اہتمام: قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان)

عنوان: ''اصلاح معاشرہ میں احمدی عورت کا کردار''

مقالہ مرکز میں موصول ہونے کی آخری تاریخ 30 ستمبر 2011ء ہے۔

خطبہ جمعہ

حضرت سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ کا ذکر خیر

وہ لوگ جو وجہ اللہ میں محو ہو جاتے ہیں وہ نئی زندگی حاصل کر لیتے اور اللہ تعالیٰ کے پیار کی آغوش میں آجاتے ہیں۔

میری والدہ کا نمازوں میں انہماک اور مغرب کو عشاء سے جوڑنا اور پھر عشاء گھنٹوں لمبی چلنا وہ میرے سامنے ایک نمونہ ہے۔

اے میرے پیارے خدا! تُو میری والدہ سے وہ سلوک فرما جو اُس نے اپنی دعا میں تجھ سے چاہا اور ہم جو اُن کی اولاد ہیں...... ہمیں بھی اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹے رکھنا۔

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 5 / اگست 2011ء بمطابق 5 / ظہور 1390 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح۔ مورڈن۔ لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں سورۃ الرحمٰن کی آیات 28,27 تلاوت کیں اور فرمایا۔

ان آیات کا یہ ترجمہ ہے کہ ہر چیز جو اس پر ہے (یعنی زمین پر ہے یا کائنات میں ہے) فانی ہے اور باقی رہنے والا صرف تیرے رب کا جاہ و اکرام ہے۔

حضرت مسیح موعود اس بارے میں فرماتے ہیں کہ:

’’ہر ایک چیز فنا ہونے والی ہے اور ایک ساعت تیرے ربّ کی رہ جائے گی‘‘۔

(ست بچن روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 231)

پھر ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ

’’ہر ایک چیز کیلئے بجز اپنی ذات کے موت ضروری ٹھہرا دی‘‘۔

(چشمۂ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 165)

یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے علاوہ ہر چیز کے لئے موت ضروری ٹھہرا دی ہے۔ پھر اپنے ایک شعری کلام میں جو آپ نے ’’محمود کی آمین‘‘ کے نام سے منظوم فرمایا۔ یہ نظم آپ نے اپنے سب سے بڑے بیٹے سیدنا محمود مصلح موعود کی آمین پر لکھی تھی جو دعائیہ اشعار اور نصائح سے پُر نظم ہے۔ ان اشعار میں سیدنا حضرت مصلح موعود کے ساتھ ان دعاؤں اور نصائح میں دوسرے دو بیٹوں کو بھی شامل فرمایا بلکہ پوری جماعت ہی اس میں شامل ہے۔ یہ لمبی نظم ہے۔ اس میں ایک جگہ دنیا کے عارضی ہونے اور اس سپے رغبتی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں ؎

دنیا بھی اک سرا ہے، بچھڑے گا جو ملا ہے
گر سو برس رہا ہے آخر کو پھر جُدا ہے

پھر آگے ایک مصرعہ ہے کہ

شکوہ کی کچھ نہیں جا، یہ گھر ہی بے بقا ہے

(محمود کی آمین، روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 323)

پس وہ امام الزمان جو اس زمانہ میں بندے کو خدا سے قریب کرنے آئے تھے وہ اپنی اولاد کی خوشی کے موقعہ پر بھی اپنی اولاد کو بھی، اپنی نسل کو بھی اور اپنی جماعت کو بھی اس طرف توجہ دلا رہے ہیں کہ ہماری حقیقی خوشی اپنے خدا سے تعلق پیدا کرنے اور اُس کی رضا کے حصول میں ہے۔ دنیا خوشیاں مناتی ہے تو عجیب و غریب قسم کی بدعات کو فروغ دیتی ہے، لغویات میں پڑتی ہے، دنیاوی دکھاووں کے لئے خوشیاں منائی جا رہی ہوتی ہیں لیکن آپ نے یہ سبق دیا کہ ہماری تمام تر توجہات کیونکہ خدا کی طرف ہونی چاہئیں اس لئے ہمارے ہر عمل یا اعمال خدا کی رضا کے حصول کے لئے ہوں۔ اور جب اس چیز کا ادارک پیدا ہو جائے گا تو ہماری غمی اور خوشی کے دھارے خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کی طرف بہہ رہے ہوں گے۔ آپ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن کی تکمیل کے لئے آئے تھے، آپ کے لئے اس سے بڑھ کر اور کیا خوشی کی بات ہو سکتی تھی کہ آپ کی اولاد اللہ تعالیٰ سے لَو لگانے والی ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں ڈوبنے والی ہو اور اللہ تعالیٰ کی آخری شرعی کتاب جو قرآنِ کریم کی صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اُتری اُسے پڑھنے والے اور اُس پر عمل کرنے والے ہوں۔ پس جب حضرت مصلح موعود نے قرآنِ کریم کا پہلا دور مکمل فرمایا تو آپ نے ایک دعوت کا اہتمام فرمایا اور اُس تقریب کے لئے خاص طور پر یہ نظم لکھی جس کا ہر شعر جیسا کہ مَیں نے کہا پُر درد دعاؤں، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور نصائح سے پُر ہے۔ اس خوشی پر بھی آپ نے اُسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرتے ہوئے اپنی اولاد اور متبعین کو یہ توجہ دلائی کہ دنیا اور دنیا والوں سے دل نہ لگانا۔ خدا کو ہمیشہ یاد رکھنا کہ یہی زندگی کا مقصد ہے۔ ایک وقت آئے گا جب دنیا اور اس کی تمام چیزیں یہیں رہ جائیں گی اور انسان اس دنیا سے رُخصت ہو جائے گا۔ فرماتے ہیں ؎

شکوہ کی کچھ نہیں جا، یہ گھر ہی بے بقا ہے

پس جب یہ دنیا اور اُس کی چیزیں باقی رہنے والی نہیں تو پھر اس سے دل لگانا بھی بے فائدہ ہے۔ پھر شکوہ کیسا؟ اگر ہمیشہ کا فائدہ حاصل کرنا ہے تو اُس ہستی سے تعلق جوڑ کر حاصل کیا جا سکتا ہے

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی اور ہمیشہ رہنے والی ذات خدائے ذوالجلال والاکرام کی ذات ہے۔پس یہ آیات جومَیں نے تلاوت کی ہیں اس میں بھی اللہ تعالیٰ نے دو اہم باتوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔پہلی بات تو یہ کہ ہر چیز میں زوال ہے۔آہستہ آہستہ اُس نے ختم ہونا ہے اور ہر انسان کی آخری منزل موت ہے لیکن پھر ساتھ ہی اس طرف بھی توجہ دلائی، دوسری بات یہ کہی کہ مومنوں کو، ایمان لانے والوں کو، اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کوشش کرنے والوں کو یہ بھی اُمید رکھنی چاہئے کہ جو بندے اللہ تعالیٰ کے ہو جاتے ہیں، اُس کی تلاش میں رہتے ہیں، اپنی نسلوں کی نیکیوں پر قائم رہنے کے لئے تربیت کرتے ہیں، اپنی روحانیت بڑھانے کے لئے کوشاں رہتے ہیں، قرآنی تعلیمات کے پابند رہنے کی کوشش کرتے ہیں وہ اس زندگی سے جو دنیاوی زندگی ہے، اس سے تو بیشک گزر جاتے ہیں یا اُن کی یہ زندگی تو ختم ہو جاتی ہے لیکن ایک اور زندگی جو دائمی زندگی ہے جو اس دنیاوی زندگی سے جانے کے بعد انسان کو ملتی ہے اُس کو پا لیتے ہیں، اگلے جہان میں اللہ تعالیٰ کے پیار کی آغوش میں آ جاتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ پیار بھری آواز سنتے ہیں کہ (–) (الفجر: 30-31)۔پس آ اور میرے خاص بندوں میں داخل ہو جا۔اور آ اور میری جنت میں داخل ہو جا۔پس حضرت مسیح موعود اس زمانے میں اس لئے مبعوث ہوئے تھے کہ بندے کو خدا سے ملائیں۔اُسے فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ کا مضمون سمجھائیں تا کہ اُسے دائمی جنتوں اور دائمی زندگی کا وارث بنائیں۔اس نظم میں جو خوشی کے موقع پر لکھی گئی، اس مضمون کا اظہار فرمایا کہ دائمی زندگی کی تلاش کرو۔کیونکہ خدا تعالیٰ کو پائے بغیر زندگی نہیں مل سکتی۔خدا تعالیٰ کو حاصل کئے بغیر یہ دائمی زندگی نہیں مل سکتی۔قرآنِ کریم میں سورۃ قصص میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (–) (القصص:89) اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی معبود کو مت پکار۔اُس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ہر ایک چیز ہلاک ہونے والی ہے سوائے اس کے جس کی طرف اُس کی توجہ ہو، (یعنی خدا تعالیٰ کی طرف توجہ ہو۔وہی بچنے والی چیز ہے۔باقی سب ہلاک ہونے والی چیزیں ہیں) حکم اُسی کے اختیار میں ہے اور اُسی کی طرف سب کا لوٹنا ہے۔

پس یہ مضمون ہے جو ہمیں یاد رکھنا ہے۔ یہ وہ طریق ہے جسے ہم نے اپنانے کی کوشش کرنی ہے۔یہ وہ مقصود ہے جسے ہم نے حاصل کرنا ہے کہ یہی ہماری پیدائش کا مقصد ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔(–) (الذاریات: 57) کہ ہم نے جن و انس کو نہیں پیدا کیا مگر اس لئے کہ وہ میری عبادت کریں۔پس یہ عبادت کا مفہوم اُس وقت سمجھ آئے گا، اُس وقت اس پر عمل کی کوشش ہو گی جب انسان اس یقین پر قائم ہو گا کہ لَا اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ کہ اُس یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور تمام چیزیں ہلاک ہونے والی اور فناء ہونے والی ہیں سوائے اُس کے جس کی طرف اللہ کی توجہ ہو۔اور اللہ تعالیٰ اُن کی طرف توجہ کرتا ہے جو نیک نیتی سے اُس کی عبادت کی کوشش کرتے ہیں۔اُسے ایک مانتے ہوئے اُس کے حکموں پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے جب عبادت کے طریق بتائے ہیں، تو عبادت کے ان معیاروں کو حاصل کرنے اور اُنہیں صیقل کرنے کے لئے مختلف مواقع بھی پیدا فرمائے ہیں۔یہ رمضان المبارک جس میں سے ہم گزر رہے ہیں یہ بھی ہر سال اس لئے آتا ہے کہ ہم اپنے پیدا کرنے والے خدا کی پہچان کر کے اپنے آپ کو ہلاکت سے بچائیں۔اپنی نیکیوں کے معیاروں کو بڑھائیں۔اپنی روحانیت کے معیار اونچے کریں۔پس خوش قسمت ہیں وہ جو ان مواقع سے فائدہ اُٹھاتے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ کی بندگی کی ادائیگی کے لئے اُس کا عبد بننے کے لئے تمام سال کوشاں رہتے ہیں اور مستقل مزاجی سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے وہی کوشاں رہتے ہیں، وہی کوشش کرتے ہیں جو اس بات کو بھی سامنے رکھتے ہیں کہ کُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اور صرف ایک ہستی ہے جس کو نہ زوال ہے، نہ موت ہے۔اور ہم نے مرنے کے بعد اُس کے حضور حاضر ہونا ہے جہاں ہمارے عملوں کا حساب ہو گا۔پس كُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ سبق دیا ہے کہ بیشک موت برحق ہے، اس سے تو کوئی فرار نہیں۔کوئی انسان نہیں جو موت سے بچ سکے۔لیکن جو لوگ وجہ اللہ میں محو ہو جاتے ہیں وہ نئی زندگی حاصل کر لیتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے پیار کی آغوش میں آ جاتے ہیں۔

یہاں پھر میں واپس اُسی مضمون کی طرف جاتا ہوں کہ وَجْهُ اللّٰه میں محو ہونے والے کون لوگ ہیں؟ وہ وہی لوگ ہیں جو اپنے مقصدِ پیدائش کو پہچاننے والے ہیں۔اس کے مطابق اپنی زندگیوں کو گزارنے والے ہیں۔پس خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اس دنیا میں، اس مضمون کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں، اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو اس مضمون کو سمجھنے کی اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔یہ رمضان ہمیں اس مقصد کے قریب تر کرنے والا ہو جو ہمارے بزرگوں نے جو اس مضمون کو سمجھتے ہوئے حاصل کرنے کی کوشش کی تھی۔اُس پر چلنے کے لئے جو دعائیں اور کوششیں کی تھیں، نئی نسل میں یہ روح پیدا کرنے کی کوشش کی کہ ہم بھی اپنی حالتوں کو اس کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں۔جب کوئی اپنا پیارا اور بزرگ اس دنیا سے رخصت ہوتا ہے تو اس مضمون کی طرف مزید توجہ پیدا ہوتی ہے اور یقیناً ہر اُس شخص کو اس مضمون کی طرف توجہ پیدا ہونی چاہئے جس کو خدا تعالیٰ کی ذات پر ایمان اور یقین ہے۔

گزشتہ دنوں میری والدہ کی وفات ہوئی۔(–) میں جب بھی اُن کی زندگی پر غور کرتا ہوں، اُن کی عبادت کے معیار مجھے نمونہ نظر آتے ہیں۔اُن کا قرآنِ کریم پر غور کرتے ہوئے گھنٹوں پڑھنا مجھے نمونہ نظر آتا ہے۔اُن کی نمازوں میں انہماک اور مغرب کو عشاء سے جوڑنا اور پھر عشاء گھنٹوں لمبی چلنا، وہ میرے سامنے ایک نمونہ ہے۔میری والدہ وہ تھیں جنہوں نے گو حضرت مسیح موعود کا زمانہ تو نہیں دیکھا لیکن ابتدائی زمانہ دیکھا۔حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کا پیار اور دعائیں حاصل کیں۔رفقاء اور (خواتین رفقاء) سے فیض پایا۔حضرت مسیح موعود کے قریب کے زمانے کے زیرِ اثر اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی سب سے بڑی بیٹی اور بچوں میں دوسرے نمبر پر ہونے کی وجہ سے حضرت مسیح موعود کی صحبت سے براہِ راست فیض یاب ہونے والوں کی صحبت کا اثر اُن میں نمایاں تھا۔آپ کا اُٹھنا بیٹھنا، بول چال، رکھ رکھاؤ میں ایک وقار تھا اور وقار بھی ایسا جو مومن میں نظر آنا چاہئے۔خدا تعالیٰ سے لَو لگانے کی ایک تڑپ تھی۔اس تڑپ کا اظہار آپ نے اپنے شعروں میں بھی کیا ہے۔مَیں یقیناً جیسا کہ مَیں نے کہا کہ آپ کی نمازوں میں انہماک کو دیکھ کر کہہ سکتا ہوں کہ آپ کے شعر وادیوں میں بھٹکنے والے شاعروں کی زبان دانی اور سطحی الفاظ نہیں تھے بلکہ دل کی آواز تھی۔ایک نظم ہے، اُس کے چند شعر میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں، اللہ تعالیٰ کو مخاطب کر کے فرماتی ہیں کہ

محبت بھی، رحمت بھی، بخشش بھی تیری
میں ہر آن تیری رضا چاہتی ہوں
اطاعت میں اُس کی سبھی کچھ ہی کھو کر
میں مالک کا بس آسرا چاہتی ہوں
میرے خانۂ دل میں بس تو ہی تو ہو
میں رحمت کی تیری رِداء چاہتی ہوں

ایک مرتبہ ایک جنازہ گزر رہا تھا۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے ساتھ وہاں کھڑے تھے، صحابہ نے اُس مرنے والے کی تعریف کی تو آپ نے فرمایا واجب ہو گئی۔بعد میں یہ پوچھنے پر کہ کیا واجب ہو گئی؟ آپ نے فرمایا۔جنت واجب ہو گئی کیونکہ جس کی نیکیوں کی لوگ تعریف کریں اللہ تعالیٰ اس کی بخشش کے سامان پیدا فرما دیتا ہے۔میری والدہ کی وفات پر جو بیشمار تعزیتی خطوط آ رہے ہیں اور جن سے اُن کا براہِ راست واسطہ پڑتا رہا، سب ہی اُن کے مختلف اوصاف کی تعریف لکھ رہے ہیں۔پس مختلف لوگوں کے یہ خطوط اور جو مَیں نے اُنہیں دیکھا ہے اُس سے امید ہے اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کی اس دعا کو کہ ’’میں رحمت کی تیری رِداء چاہتی ہوں‘‘ قبول کرتے ہوئے اپنی مغفرت اور رحمت کی چادر میں لپیٹ لیا ہو گا۔

اے میرے پیارے خدا! تو میری والدہ سے وہ سلوک فرما جو اُس نے اپنی اس دعا میں تجھ سے چاہا اور ہم جو اُن کی اولاد ہیں ہمیں بھی اس مضمون کو سمجھنے والا بنا۔ہمیں بھی اس دنیا میں بھی اور مرنے کے بعد بھی اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹے رکھنا اور ہم کبھی اُن توقعات سے دور جانے والے نہ ہوں جو آپ نے اپنی اولاد سے کیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ اُن کی آئندہ نسلوں کو بھی اپنی رضا کے حصول کی توفیق عطا فرمائے۔

آپ کے متعلق مختصراً بعض باتوں کا بھی ذکر کر دیتا ہوں۔جیسا کہ میں نے کہا آپ حضرت مصلح موعود کی سب سے بڑی بیٹی اور بچوں میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے بعد دوسرے نمبر پر تھیں۔ آپ حضرت سیدہ محمودہ بیگم صاحبہ جو حضرت اُمّ ناصر کے نام سے جانی جاتی ہیں اُن کے بطن سے اکتوبر 1911ء میں پیدا ہوئیں۔حضرت اُم ناصر سے حضرت مصلح موعود کے نکاح کا واقعہ بھی مختصر

بیان کر دیتا ہوں۔ یہ نکاح 1902ء میں ہوا۔ حضرت اُمّ ناصر سیدہ محمودہ بیگم صاحبہ حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کی بیٹی تھیں۔ حضرت خلیفہ رشید الدین صاحب وہ ہیں جن کی مالی قربانیوں کو دیکھتے ہوئے حضرت مسیح موعود نے ایک دفعہ فرمایا تھا کہ اب یہ مالی قربانیاں نہ بھی کریں تو جو کر چکے ہیں وہ بھی بہت ہیں۔

(ماخوذ از تقاریر جلسہ سالانہ 1926ء انوار الاسلام جلد 9صفحہ402)

لیکن بہرحال وہ پھر بھی آخر دم تک مالی قربانیاں کرتے رہے۔ 1902ء میں نکاح ہوا تھا۔ اکتوبر 1903ء میں شادی ہوئی۔ حضرت مسیح موعود نے جب حضرت ڈاکٹر صاحب کو یہ رشتہ تجویز کیا، اس کی تحریک فرمائی تو حضرت مسیح موعود نے حضرت خلیفہ رشید الدین صاحب کو لکھا کہ ''اس رشتے پر محمود بھی راضی معلوم ہوتا ہے اور گو ابھی الہامی طور پر اس بارے میں کچھ معلوم نہیں......مگر محمود کی رضامندی ایک دلیل اس بات پر ہے کہ یہ امر غالباً واللہ اعلم جنابِ الٰہی کی رضامندی کے موافق انشاءاللہ ہوگا۔

(تاریخِ احمدیت جلد چہارم صفحہ 45 مطبوعہ ربوہ)

یقیناً یہ رشتہ جنابِ الٰہی کی رضامندی سے تھا کہ آپ کے سب سے بڑے بیٹے حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے خلافت کی رِداء پہنائی۔

میری والدہ کا نکاح 2/جولائی 1934ء کو میرے والد حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے ساتھ ہوا جو حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے بیٹے تھے اور ساتھ ہی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا بھی نکاح ہوا۔ اس موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے (بیت) اقصیٰ قادیان میں ایک لمبا خطبہ ارشاد فرمایا۔ ان ہر دو نکاح میں پہلا نکاح حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث کا اور دوسرا جیسا کہ مَیں نے کہا میرے والد، والدہ کا تھا۔ یہاں اُس خطبہ کے بعض حصے خاص طور پر بیان کر دیتا ہوں۔ عام طور پر تو پوری جماعت کے لئے ہے، لیکن خاص طور پر خاندان حضرت مسیح موعود کے افراد کے لئے کہ اس کو سُن کر اِن کو بھی اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہو اور میری والدہ جو ہمیشہ اپنوں اور غیروں کی تربیت کے لئے کوشاں رہیں، اُن کے اعلیٰ معیار کے لئے کوشاں رہیں اُن کو بھی اس کا ثواب مل جائے کہ اُن کی وفات کی وجہ سے میری اس طرف توجہ پیدا ہوئی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں کہ:

''.......... وہ اس دجال کا مقابلہ کرے گا ورنہ سوائے اس کے اور کوئی صورت نہ ہو گی کہ (مومن) اس دجال سے لڑکر مرجائیں۔

اس عظیم الشان فتنہ کے مقابلہ کے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشگوئی کی ہے یا یوں کہنا چاہئے کہ اپیل کی ہے کہ میں یہ امید کرتا ہوں کہ جب یہ فتنہ عظیم پیدا ہوگا تو اہلِ فارس میں سے کچھ لوگ ایسے کھڑے ہو جائیں گے جو تمام قسم کے خطرات اور مصائب کو برداشت کرتے ہوئے پھر دنیا میں ایمان قائم کر دیں گے''۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ: ''مَیں سمجھتا ہوں کہ یہ خالی پیشگوئی ہی نہیں بلکہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک آرزو ہے۔ ایک خواہش ہے۔ ایک امید ہے۔ اور یہ الفاظ بتاتے ہیں کہ خدا کا رسول ابنائے فارس سے کیا چاہتا ہے؟ اس فتنہ سے خطرات کے لحاظ سے بہت کم، نتائج کے لحاظ سے بہت کم، زمانے اور اثرات کے لحاظ سے بہت کم، رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی فتنہ اُٹھا۔ صحابہ نے اُس وقت جو نمونہ دکھایا وہ تاریخ کی کتابوں میں آج تک لکھا ہے''۔ (اور پھر آپ نے اُس کی تفصیل بیان فرمائی کہ صحابہ نے کیا نمونہ دکھایا، کس طرح اُنہوں نے اپنی جانیں قربان کیں۔) پھر حضرت مصلح موعود آگے جا کر اُس جنگ کا ذکر کرتے ہیں جو فتح مکہ کے بعد ہوئی اور جس میں نومسلم بھی شامل ہوئے تھے اور اُن کو اپنی تعداد پر بڑا زُعم اور بھروسہ تھا، اُس پر تکبر کر رہے تھے لیکن کفار کے تیروں کی جب بارش پڑی ہے تو اُس کے آگے ٹھہر نہ سکے اور اُن نو مبائعین کی کمزوری ایمان کی وجہ سے یا ٹریننگ نہ ہونے کی وجہ سے جب اُن سب کے گھوڑے بِدکے ہیں تو اُنہوں نے جو پرانے صحابہ تھے اُن کے صفوں میں بھی بے ترتیبی پیدا کر دی، کھلبلی مچا دی، جس کی وجہ سے اُن کے گھوڑے بھی بِدکنے لگے۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف دس بارہ صحابہ رہ گئے۔ تب صحابہ کو بلکہ خاص طور پر انصار کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کو کہہ کر یہ اعلان کروایا کہ انصار! خدا کا رسول تمہیں بلاتا ہے۔ اُس وقت جب ان سب کے گھوڑے بدک رہے تھے اور باوجود موڑنے کے نہیں مڑ رہے تھے، صحابہ کہتے ہیں کہ ہم اتنی زور سے اُس کی لگامیں کھینچتے تھے کہ اُن کی گردنیں مُڑ کے پیچھے لگ جاتی تھیں لیکن اُس کے باوجود جب ڈھیلی چھوڑو پھر گھوڑے واپسی کی طرف دوڑتے تھے تو اُس وقت جب یہ اعلان ہوا کہ خدا کا رسول تمہیں بلاتا ہے تو صحابہ کہتے ہیں کہ ہمیں ایسا لگا جیسے ہمارے جسموں میں ایک بجلی سی دوڑ گئی ہے۔ سواریوں کو قابو کرنے کی کوشش کی تو پھر بھی نہیں مڑتی تھیں، کسی کی سواری مڑ سکی تو سواری پر چڑھ کر ورنہ پھر اس آواز کے بعد اپنے گھوڑوں اور اونٹوں کی گردنیں اُڑاتے ہوئے، اُن کی گردنیں کاٹ کر اور وہیں اُن کو گرا کے پیدل ہی چند منٹ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر جمع ہو گئے۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ''اُس آواز سے زیادہ شان کے ساتھ، اُس آواز سے زیادہ یقین کے ساتھ، اُس آواز سے زیادہ اعتماد کے ساتھ، اُس آواز سے زیادہ محبت کے ساتھ، اُس آواز سے زیادہ اُمید کے ساتھ خدا کے رسول نے تیرہ سو سال پہلے کہا تھا کہ (-) جب میری اُمت پر وہ وقت آئے گا کہ جب (دین حق) مٹ جائے گا، جب دجال کا فتنہ روئے زمین پر غالب آ جائے گا، جب ایمان مفقود ہو جائے گا، جب رات کو انسان مومن ہوگا اور صبح کافر، صبح مومن ہوگا اور شام کو کافر، اُس وقت میں اُمید کرتا ہوں کہ اہلِ فارس میں سے کچھ لوگ ایسے کھڑے ہو جائیں گے جو پھر اس آواز پر جو میری طرف سے بلند ہوئی ہے لبیک کہیں گے۔ پھر ایمان کو ثریا سے واپس لائیں گے۔ ان الفاظ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خالی ''رَجُلٌ'' نہیں کہا بلکہ ''رِجَالٌ'' کہا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اشاعتِ (دین حق) کی ذمہ داری رجلِ فارس پر ہی ختم نہیں ہو جائے گی بلکہ اُس کی اولاد پر بھی وہی ذمہ داری عائد ہوگی اور اُن سے بھی رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُسی چیز کی اُمید رکھتے ہیں جس کی امید آپ نے رجلِ فارس سے کی۔ یہ وہ آواز ہے جو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نا امیدی کی تصویر کھینچنے کے بعد جس سے صحابہ کے رنگ اُڑ گئے اور اُن کے دل دھڑکنے لگ گئے تھے اُن کے دلوں کو ڈھارس دینے کے لئے بلند کی۔ اور یہ وہ امید و اعتماد ہے جس کا آپ نے ابنائے فارس کے متعلق اظہار کیا''۔ فرماتے ہیں کہ ''مَیں اس امانت اور ذمہ داری کو ادا کرتا ہوں اور آج ان تمام افراد کو جو رجلِ فارس کی اولاد میں سے ہیں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ پیغام پہنچاتا ہوں۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امت..........اُمید ظاہر کی ہے کہ لَنَالَہٗ رِجَالٌ مِّنْ فَارِسِ اور یقین ظاہر کیا ہے کہ اس فارسی النسل موعود کی اولاد دنیا کی لالچوں، حرصوں اور ترقیات کو چھوڑ کر صرف ایک کام کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دے گی اور وہ کام یہ ہے کہ دنیا میں ......کا جھنڈا بلند کیا جائے۔ ایمان کو ثریا سے واپس لایا جائے اور مخلوق کو آستانہ خدا پر گرایا جائے، یہ امید ہے جو خدا کے رسول نے کی۔ اب مَیں اُن پر چھوڑتا ہوں وہ اس کا کیا جواب دیتے ہیں؟ خواہ میری اولاد ہو یا میرے بھائیوں کی، وہ اپنے دلوں میں غور کر کے اپنی فطرتوں سے دریافت کریں کہ اس آواز کے بعد اُن پر کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں؟

(ماخوذ از خطبات محمود (خطبات نکاح) جلد سوم صفحہ 342 تا 345)

اللہ کرے کہ ہم جو اُس رجل فارس سے منسوب ہونے والے ہیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے اس درد بھرے پیغام کو سمجھ کر اپنی ذمہ داری ادا کرنے والے ہوں۔ ہماری اولادیں اس کی ذمہ داری ادا کرنے والی ہوں۔ ہمارے خاندان کی جو بزرگ ہستی ہم سے جُدا ہوئی ہے اُس کا جدا ہونا خاندان کے افراد کو خصوصاً اور افرادِ جماعت کو عموماً اُس اہم فریضے کی طرف توجہ دلانے والا ہو جو حضرت مسیح موعود نے اپنی جماعت کے سپرد فرمایا ہے جس کا اظہار کئی بار مختلف موقعوں پر آپ نے فرمایا کہ میں جماعت کے کیا معیار دیکھنا چاہتا ہوں۔

اپنی والدہ کی زندگی کے متفرق واقعات کا بھی مَیں ذکر کرتا ہوں۔ حضرت مصلح موعود نے آپ کی دنیاوی اور دینی تعلیم پر اُس وقت کے حالات کے مطابق زور دیا، آپ کو پڑھایا، آپ کو ایف۔اے تک تعلیم دلوائی، پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے حضرت سیدۃ امۃ الحئی صاحبہ کی وفات پر اظہار فرمایا تھا کہ میرے ذہن میں عورتوں کی تعلیم و تربیت کے متعلق ایک سکیم آئی ہے اس کا عملی اظہار 17/مارچ 1925ء کو ہوا جب ایک مدرسہ کھولا گیا اور میری والدہ بھی اس مدرسہ کی ابتدائی طالبات میں سے تھیں۔ 1929ء میں اس مدرسے کی کل سات خواتین نے مولوی فاضل کا امتحان دیا اور سب کامیاب رہیں جن میں آپ بھی شامل تھیں''۔ (ماخوذ از تاریخ لجنہ۔ جلد اول صفحہ 169)

حضرت مصلح موعود نے اپنے بچوں کی آمین پر بھی ایک نظم لکھی جو دعاؤں سے پُر ہے۔بعض بڑے بچوں کا اس میں ذکر فرمایا۔میری والدہ حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ کا بھی اُس میں ذکر فرمایا۔اُن کے ذکر میں فرماتے ہیں، کہ ۔

وہ میری ناصرہ وہ نیک اختر
عقیلہ با سعادت پاک جوہر

(تاریخ احمدیت جلد 5 صفحہ 265۔مطبوعہ ربوہ)

(الفضل نمبر 3 جلد 19، مورخہ 7 جولائی 1931ء صفحہ 2 وکلام محمود مع فرہنگ صفحہ 206 مطبوعہ قادیان 2008ء)

یہ خصوصیات صرف باپ کے پیار کی وجہ سے حضرت مصلح موعود کو نظر نہیں آئیں بلکہ میری والدہ کے ساتھ کام کرنے والیاں لجنہ اماء اللہ کی بہت ساری ممبرات ہیں، جنہوں نے لمبا عرصہ اُن کے ساتھ کام کیا ہے، وہ بھی اس کی تصدیق کرتی ہیں۔اُن کے ساتھ ایک کام کرنے والی پرانی صدر نے لکھا کہ لجنہ کی تربیت کا بہت خیال رہتا تھا۔اس کے لئے نئے سے نئے طریق سوچتی تھیں۔نئی تدابیر اختیار کرتی تھیں، ہمیں بتاتی تھیں۔یہ کوشش تھی کہ ربوہ کی ہر بچی اور ہر عورت تربیت کے لحاظ سے اعلیٰ معیار کی ہو۔کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ اگر پردہ کے معیار کو گرا ہوا دیکھا تو سڑک پر چلنے والی کو، عورت ہو یا لڑکی یا لڑکیوں کو اس طرح چلتے دیکھا جو کہ احمدی لڑکی کے وقار کے خلاف ہے تو وہیں پیار سے اُس کے پاس جا کر اُسے سمجھانے کی کوشش کرتیں۔بتاتیں کہ ایک احمدی بچی کے وقار کا معیار کیا ہونا چاہئے۔پردے کے ضمن میں ہی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ایک تقریر کا ایک حصہ آپ کے سامنے رکھنا چاہتا تھا۔1982ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خلافت کا جو پہلا جلسہ تھا اس پر لجنہ کے جلسہ گاہ میں آپ نے جو تقریر فرمائی، اُس میں پردے کا بھی ذکر فرمایا۔اُس ضمن میں ہماری والدہ کے متعلق ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''ہماری ایک باجی جان ہیں، اُن کا شروع سے ہی پردہ میں سختی کی طرف رجحان رہا ہے، کیونکہ حضرت مصلح موعود کی تربیت میں جو پہلی نسل ہے اُن میں سے وہ ہیں۔جو گھر میں مصلح موعود کو اُنہوں نے کرتے دیکھا جس طرح بچیوں کو باہر نکالتے دیکھا ایسا اُن کی فطرت میں رَچ چکا ہے کہ وہ اس عادت سے ہٹ ہی نہیں سکتیں۔ان کے متعلق بعض ہماری بچیوں کا خیال ہے کہ

اگلے وقتوں کے ہیں یہ لوگ، انہیں کچھ نہ کہو۔پاگل ہو گئے ہیں، پُرانے وقتوں کے لوگ ہیں۔ایسی باتیں کیا ہی کرتے ہیں۔لیکن اگلے وقت کونسے؟ مَیں تو اُن اگلے وقتوں کو جانتا ہوں، (فرماتے ہیں کہ) مَیں تو اُن اگلے وقتوں کو جانتا ہوں جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اگلے وقت ہیں۔اس لئے ان کو اگر اگلے وقتوں کا کہہ کر کسی نے کچھ کہنا ہے تو اُس کی مرضی ہے وہ جانے اور خدا کا معاملہ جانے، لیکن یہ جو میری بہن ہیں واقعۃً تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے اس بات پر سختی کرتی ہیں۔

(خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع بر موقع جلسہ سالانہ مستورات فرمودہ 27، دسمبر 1982ء۔ بحوالہ الازہار لذوات الخمار جلد دوم حصہ اول صفحہ 8)

پھر جب لمبا عرصہ لجنہ کی صدر رہی ہیں تو یہ کوشش تھی کہ ربوہ کی پوزیشن ہمیشہ پاکستان کی تمام مجالس میں نمایاں رہے، اس کے لئے بھرپور کوشش کرتی تھیں۔صرف نمبر لینے کے لئے نہیں، جس طرح کہ بعض صدرات کا یا ذیلی تنظیموں کے قائدین وزعماء کا کام ہوتا ہے بلکہ اس سوچ کے ساتھ کہ ربوہ میں خلیفۂ وقت کی موجودگی ہے اس لئے بھی کہ کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ چراغ تلے اندھیرا۔کہ خلیفہ وقت کی موجودگی کے باوجود ان کا معیار دوسروں سے نیچے ہے۔پھر اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود تھی۔

ایک لکھنے والی مجھے لکھتی ہیں کہ آپ کے فیصلے بڑے دوررَس نتائج کے حامل ہوتے ہیں۔مشورے ضرور لیتی تھیں اور ہر صاحبِ مشورہ کا بہت احترام کرتی تھیں۔مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب کی اہلیہ لکھتی ہیں کہ مَیں بڑا عرصہ اپنے محلے کی صدر لجنہ رہی۔تعلیم وتربیت اور علم میں اضافے کے لئے ایک یہ بھی آپ نے اپنے ہر ممبر کو کہا ہوا تھا کہ درّثمین یا کلامِ محمود سے ہر اجلاس میں دو شعر یاد کر کے آؤ۔تو لکھتی ہیں اس سے یہ فائدہ ہوا کہ جہاں شعروں کے ذریعہ علم وعرفان اور روحانیت میں اضافہ ہوتا تھا وہاں اجتماعوں کے موقعوں پر بیت بازی میں ربوہ کی لجنہ اول آیا کرتی تھیں۔وہ کہتی ہیں خود بھی بہت شعر یاد تھے اور یقیناً مجھے بھی اس بات کا علم ہے کہ اُمی کو بہت شعر یاد تھے۔غالباً امام صاحب کی اہلیہ نے مجھے لکھا ہے کہ ایک مرتبہ چند خواتین کے ساتھ جماعتی دورے پر اُنہیں بھی میری والدہ کے ساتھ غالباً سیالکوٹ کے سفر کا موقع ملا تو آپ نے کہا کہ بجائے اس کے کہ ہم بیٹھ کر ادھر اُدھر کی باتیں کریں، گاڑی میں سفر کرتے ہوئے کار میں یا جو وین تھی، اس میں بیت بازی کرتے ہیں، سفر بھی اچھا گزر جائے گا اور ہم فضول گفتگو سے بھی بچ جائیں گے۔تو اس طرح پھر بیت بازی ہوتی رہی اور سب نے بڑا enjoy کیا۔یہاں یہ بھی بتاتا چلوں کہ میرے والد حضرت مرزا منصور احمد صاحب کو بھی خاص طور پر درّثمین کے بہت سے شعر زبانی یاد تھے اور یہ جو درّثمین کی ایک لمبی نظم ہے ''اے خدا اے کارساز وعیب پوش وکردگار'' یہ تو مجھے لگتا تھا کہ پوری نظم یاد ہے اور سفر میں جب بھی ہم جاتے تھے بیت بازی کا مقابلہ شروع ہو جاتا تھا۔ایک ٹیم ابا کی بن جاتی تھی ایک اُمی کی اور ہم بچوں کو بھی شوق پیدا کرنے کے لئے اپنے ساتھ ملا لیا کرتے تھے۔اسی طرح اُمی کو قصیدہ یاد تھا۔آخری عمر میں جب یہ محسوس کیا کہ یادداشت میں کمی ہو رہی ہے، بعض شعر یا الفاظ فوری طور پر یاد نہیں آتے تو میرے والد صاحب کی وفات کے بعد اپنی نواسیوں میں سے جو بھی ساتھ سوتی تھیں، اُسے قصیدہ والی کتاب پکڑا دیتی تھیں اور خود (زبانی) پڑھتی تھیں اور یہ روزانہ کا معمول تھا کہ ستّر اشعار والا جو قصیدہ ''یَا عَیْنَ فَیْضِ اللّٰہِ وَالْعِرْفَانِ'' وہ مکمل ختم کر کے سوتی تھیں۔آخر عمر تک بھی کہیں کوئی ایک آدھ مصرعہ بھول جاتی ہوں گی عموماً تمام شعر یاد تھے۔اسی طرح مَیں نے دیکھا ہے کہ قرآنِ کریم جیسا کہ میں نے کہا، بڑے اہتمام سے غور کر کے پڑھتی تھیں۔بسا اوقات دن کے وقت جب کام سے فارغ ہوتی تھیں، یہ نہیں کہ گھر کے کام نہیں تھے، گھر میں کام کرنے والیوں کے بھی ہاتھ بٹاتی تھیں، مختلف کاموں میں دلچسپی لیتی تھیں، لجنہ کے کام بھی ساتھ ساتھ چل رہے ہوتے تھے۔جب کام سے فارغ ہوتی تھیں تو علاوہ اس تلاوت کے جو صبح کی نماز کے بعد کیا کرتی تھیں، دس گیارہ بجے بھی میں نے دیکھا ہے گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ قرآن کریم پڑھ رہی ہوتی تھیں اور اُن کو غور کرتے دیکھا ہے۔لیکن یہ بھی تھا کہ یہ عادت بالکل نہیں تھی کہ بلا وجہ اپنی علمیت کا اظہار کریں لیکن مطالعہ بڑا گہرا تھا۔اسی طرح حضرت مسیح موعود کی کتب کا مطالعہ بھی گہرا تھا جیسا کہ میں نے بتایا کہ مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا تھا، عربی پڑھی ہوئی تھی، عربی کتب بھی پڑھ لیتی تھیں اور اچھی عربی آتی تھی۔پھر دوسروں کے لئے ہمدردی کا جذبہ بہت تھا۔اپنے وسائل کے لحاظ سے جس حد تک مدد ہو سکتی تھی کرتی تھیں۔نقد بھی اور جنس کی صورت میں بھی۔دوسروں کو بھی توجہ دلاتی تھیں کہ فلاں قابل مدد ہے اس کی مدد کرو۔اس وجہ سے بعض مخیّر لوگ جن کا آپ کے ساتھ قریبی تعلق تھا وہ آپ کو ہی رقم دے دیتے تھے کہ خود ہی تقسیم کر دیں۔ربوہ کی کیونکہ لمبا عرصہ صدر رہی ہیں اور محلوں میں جا کر وہاں اجلاسوں میں شامل ہوتی تھیں تو اس لئے مختلف محلوں کے غریبوں سے ذاتی واقفیت بھی تھی اور اُن کے حالات کا علم بھی تھا۔

چوہدری حمید اللہ صاحب نے مجھے بتایا۔وہ لمبا عرصہ امداد گندم کمیٹی کے صدر رہے ہیں انہوں نے بتایا کہ صدر لجنہ ربوہ کی طرف سے جو سفارش امداد کی آتی تھی وہ یقین ہوتا تھا کہ مکمل تحقیق کے بعد آئی ہے اور جائز سفارش ہے۔مزید تحقیق کی ضرورت نہیں ہے۔آپ کی صدارت صرف انتظامی اور دفتری حد تک نہیں تھی، بلکہ لجنہ ربوہ کی صدر ہونے کے ناطے تقریباً ہر گھر سے ذاتی رابطہ بھی تھا۔ربوہ کی لجنہ کی تنظیم پہلے مرکزی لجنہ کے زیرِ انتظام تھی۔جنوری 1953ء میں یہ فیصلہ ہوا کہ لجنہ ربوہ کی تنظیم کو مرکز سے، مرکزی لجنہ سے علیحدہ کر دیا جائے لیکن صدر لجنہ ربوہ مرکزی عاملہ کی ممبر ہو گی۔بہرحال اس فیصلہ کے مطابق ربوہ کے محلّہ جات کی طرف سے جب یہ رائے لی گئی کہ کس کو صدر بنایا جائے تو متفقہ طور پر صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ کو صدر بنانے کی تجویز آئی۔یہ تاریخ لجنہ میں لکھا گیا ہے۔اور ان آراء کی روشنی میں پھر آپ کو صدر لجنہ ربوہ مقرر کیا گیا۔غالباً 1988ء یا 89ء تک آپ صدر رہی ہیں اُس کے بعد آپ نے اپنی کمزوری صحت کی وجہ سے معذرت کی لیکن تب بھی عاملہ کے ایک ممبر کی حیثیت سے لجنہ کے کام کرتی رہی ہیں۔غالباً سیکرٹری خدمتِ خلق رہی ہیں۔آپ کی صدارت کے دور میں لجنہ ربوہ تقریباً ہر شعبہ میں نمایاں کارکردگی دکھاتی رہیں۔

مجھے واقف کاروں کی طرف سے تعزیت کے جو خط آ رہے ہیں اُن میں تقریباً ہر خط میں ایک بات مشترک ہے کہ جب بھی ملنے گئے بڑی خندہ پیشانی سے ملتی تھیں۔مہمان نوازی کرتی تھیں۔موسم کے لحاظ سے جو بھی چیز ہوتی تھی پیش کرتی تھیں۔بچوں سے حسنِ سلوک ہوتا تھا۔فراست اور قیافہ شناسی بھی بڑی تھی۔چہرے دیکھ کر حالات کا اندازہ کر کے پھر حالات پوچھتیں اور

دعاؤں اور نیک تدبیروں کی طرف توجہ دلاتیں۔ اولاد کی تربیت کے بارے میں بھی دعاؤں کی طرف توجہ دلاتیں۔ یہاں مہمان نوازی کا ذکر ہوا ہے تو بتادوں کہ جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ لمبا عرصہ لجنہ کی صدر رہیں۔تو ربوہ کے مختلف محلّہ جات کی صدرات تھیں اور عاملہ ممبرات کے اجلاس بڑا لمبا عرصہ ہمارے ہی گھر میں ہوتے تھے۔ ہمارے گھر کا ایک بڑا وسیع برآمدہ تھا، پینتیس چالیس فٹ لمبا تو کم از کم ہوگا اُس میں انتظامات ہوتے تھے اور اجلاس والے دن ہمیں عصر کے فوراً بعد گھر سے نکلنا پڑتا تھا کیونکہ پھر تمام کمروں کے راستے بند ہو جاتے تھے اور گھر پر لجنہ کا قبضہ ہوتا تھا۔ اگر اندر ہیں تو پھر دو گھنٹے کمرے کے اندر ہی رہنا پڑتا تھا کیونکہ راستہ کوئی نہیں اور پھر یہ کہ اتنے بڑے مجمع کی عورتوں کی جو تعداد تھی ڈیڑھ دو سو عورت ہوتی تھی ان کو چائے یا شربت جو بھی موسم کے لحاظ سے ضروری چیز ہوتی تھی وہ پیش کی جاتی تھی، ساتھ کھانے کے لئے کچھ پیش ہوتا تھا اور یہ سب کچھ وہ اپنے طور پر کرتی تھیں۔

مہمان نوازی کے بارہ میں میرے ایک کلاس فیلو سعید صاحب تھے انہوں نے لکھا کہ میں ایک دفعہ تمہارے ساتھ بیٹھا ہوا تھا تو ایک حاجی صاحب ہوتے تھے جو کبھی کبھی آیا کرتے تھے۔ وہ آئے تو آپ صحن میں پھر رہی تھیں۔ باہر سے ہی ان کی آواز سن لی، تو میری والدہ نے مجھے آواز دی کہ جاؤ حاجی صاحب آئے ہیں۔ اُنہیں اندر بٹھاؤ اور کھانے کا وقت ہے پوچھو کہ کھانا تو نہیں کھانا؟ تو اس طرح مہمان نوازی کی طرف بہت توجہ تھی۔

دوسروں کی ہمدردی کا ذکر ہے تو ایک صاحب نے مجھے لکھا کہ اُن کے علم میں (میری والدہ کے علم میں) آیا کہ اُن کے حالات اچھے نہیں ہیں اور پھر بچوں کو بھی باہر بھجوانے کی کوشش ہے تو انہوں نے ایک دن کسی کے ہاتھ اپنی جائے نماز بھجوائی کہ اس پر مَیں نے تمہارے لئے اور تمہارے بچوں کے لئے بہت دعا کی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ تمہارے سارے بچوں کے باہر جانے کا انتظام ہو جائے گا اور وہ لکھتے ہیں چنانچہ اُس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ایسے غیر معمولی سامان پیدا فرمائے کہ تمام کا انتظام ہو گیا اور جو ایک آدھ بچے کا نہیں تھا اسے بھی کچھ عرصہ پہلے ویزہ مل گیا۔ تو لکھنے والے لکھتے ہیں کہ اگر کہو تو دعا تو کرتے ہی ہیں لیکن ہمدردی ایسی ہے کہ بغیر کہے کہیں سے سُن لیا کہ اس کے حالات ایسے ہیں تو خاص طور پر دعا کی اور پھر پیغام بھجوایا۔

ایک دفعہ میری والدہ نے خود ذکر فرمایا۔ ایک خواب سنائی تھی، اس کا کچھ حصہ بتاتا ہوں خواب تو یاد نہیں لیکن اتنا ضرور یاد ہے کہ آپ نے فرمایا تھا کہ اُنہوں نے .... کا دیدار کیا ہے۔ اس طرح ایک دفعہ مجھے بتایا کہ جرمنی کے روشن مستقبل یعنی جرمنی میں جماعت کے روشن مستقبل کے بارے میں بھی ایک خواب میں ذکر تھا۔ اس مرتبہ جب مَیں دورہ پہ جرمنی گیا ہوں تو جماعت کے رابطے اور اثر دیکھے ہیں تو مجھے اپنی والدہ کی خواب بھی یاد آ جاتی رہی۔ خدا کرے کہ یہ روشن مستقبل کی طرف قدم ہو اور راستے کھلتے چلے جائیں۔

اُمّی کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ چندوں کا حساب بڑی باقاعدگی سے رکھا کرتی تھیں۔ جائیداد سے جو بھی آمد ہوتی تھی پہلے چندہ وصیت اور جلسہ سالانہ پورا حساب سے، تحریکِ جدید، وقفِ جدید جو بھی وعدے ہوتے تھے اور اس کے علاوہ مختلف تحریکات میں اُن کا جو بھی حصہ ہوتا تھا، اُن کی ادائیگی کرتی تھیں اور جب تک مَیں وہاں رہا ہوں یہ چندوں کی ادائیگی کا حساب مجھ سے کروایا کرتی تھیں۔ ادائیگی مجھ سے کروایا کرتی تھیں اور بار بار پوچھتی تھیں کہ حساب صحیح ہو کہیں کم ادائیگی نہ ہو جائے۔ بڑی فکر رہتی تھی۔ اُن کی مختلف جائیدادوں سے متفرق آمدنیاں تھیں، بعض دفعہ حساب میں اگر کہیں غلط فہمی ہو گئی اور جب بھی اُن کو دوبارہ حساب کر کے کہا کہ اس میں مزید اتنا چندہ ادا کرنا ہے تو فوراً ادا کر دیا کرتی تھیں۔ اور اسی طرح چندہ مجلس عام طور پر اس میں لوگ سستی دکھا جاتے ہیں اُس کو بھی اپنی جو آمد تھی اس کے مطابق باقاعدہ دیا کرتی تھیں اور میرا خیال ہے شاید اس آمد کے حساب سے سب سے زیادہ ادائیگی اُنہی کی طرف سے ہوتی ہو کیونکہ بڑی باریکی میں جا کے حساب کیا کرتی تھیں۔

ڈاکٹر نوری صاحب نے مجھے تعزیت کا خط لکھا تو اس میں اُن کا ایک خط بھجوایا۔ 1999ء میں جب مَیں جیل گیا ہوں تو نوری صاحب نے جیل سے میری رہائی کے بعد ان کو جب مبارکباد کا خط لکھا تو اس کے جواب میں انہوں نے لکھا کہ:

عزیزم نوری! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کہ آپ کا خط ملا جس پر عزیزم مسرور کی بخیریت واپسی پر خوشی کا اظہار تھا۔ خدا تعالیٰ نے بہت فضل کیا ورنہ دشمنوں کے منصوبے تو بہت خطرناک تھے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے اپنی قدرت کا اظہار فرمایا۔ جتنا بھی شکر کریں، کم ہے۔ قریباً ربوہ کے ہر فرد نے اور ربوہ سے باہر بھی لوگوں نے بہت دردمندانہ دعائیں کیں۔ خدا تعالیٰ نے اُن کی دعاؤں کو قبول فرمایا۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔ آئندہ بھی اللہ تعالیٰ سب کی حفاظت فرمائے۔

تو یہ بھی اُن کی عاجزی ہے اور شکرانے کا بہت بڑا اظہار ہے کہ ماں کے ناطے انہوں نے یہ نہیں کہا کہ میں نے بھی بہت دعائیں کیں۔ یقیناً میرے لئے بہت دعائیں کی ہوں گی لیکن جماعت کے افراد کی دعاؤں کو بہت اہمیت دی۔ اور پھر صرف دعا میں خودغرضی نہیں دکھائی، یہ نہیں کہا کہ اللہ تعالیٰ میری یا میرے بچوں کی حفاظت فرمائے بلکہ لکھا کہ سب کو اپنی حفاظت میں رکھے۔

تو یہ وہ خوبی ہے جو حضرت مسیح موعود کی جماعت کی ہے۔ اور جس کا اظہار آپ نے اس اعلیٰ تربیت کی وجہ سے کیا جو آپ کی حضرت مصلح موعود کے ہاتھوں سے ہوئی۔

آپ کے حضرت مصلح موعود کے ساتھ بھی بہت سے واقعات ہیں جو طوالت کی وجہ سے بیان نہیں ہو سکتے۔ آپ کے انٹرویو بھی آ گئے ہیں، جنہوں نے سننا ہے اُس میں بھی سن لیں گے یا پڑھ لیں گے۔ آپ کی طبیعت میں اپنے اوپر بڑا ضبط اور کنٹرول تھا، لیکن میرے بیٹے نے بتایا کہ دو تین سال پہلے جب وہاں وہ گیا ہے تو میرے ذکر پر بڑی جذباتی ہو گئی تھیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کی تمام دعائیں میرے لئے اور میرے بہن بھائیوں کے لئے اور ہماری اولادوں کے لئے پوری فرمائے۔

خلافت کے بعد میرے ساتھ تعلق میں ایک اور رنگ ہی آ گیا تھا۔ جب بھی فون پر بات ہوتی تھی تو مَیں اس کو محسوس کرتا تھا۔ جب دورے پر جانے سے پہلے فون کرتا تھا، اُن کو میری حالت کا پتہ تھا۔ ماں سے زیادہ تو کوئی نہیں جانتا، میرے انداز کا بھی پتہ تھا کہ بات مختصر کرتا ہوں، تھوڑی کرتا ہوں، کم بولتا ہوں۔ تو ہمیشہ یہی کہا کرتی تھیں کہ اللہ تعالیٰ تمہاری زبان میں تمہاری تقریروں میں برکت ڈالے اور خاص طور پر یہ کہتیں کہ مَیں نفل بھی پڑھ رہی ہوں اور ہر نماز پر کم از کم ایک سجدہ میں دعا بھی کرتی تھی، لیکن جب 2005ء میں قادیان میں خلافت کے بعد میری پہلی دفعہ ملاقات ہوئی ہے اُن سے تو میرے لئے ایک عجیب صورتحال تھی، ایک عجیب انوکھا تجربہ تھا۔ خلافت سے وہ تعلق جو مَیں نے اُن کی آنکھوں میں پہلے خلفاء کے لئے دیکھا تھا وہ میرے لئے بھی تھا۔ وہ بیٹے کا تعلق نہیں تھا وہ خلافت کا تعلق تھا جس میں عزت واحترام تھا۔ عزیزم ڈاکٹر ابراہیم منیب صاحب جو میر محمود صاحب کے بیٹے ہیں اُنہوں نے، اُن کا وہاں انٹرویو بھی لیا۔ مختلف پرانی باتوں کا انٹرویو لیا اُس میں میرا بھی ذکر آ گیا۔ انہوں نے بتایا بلکہ مجھے کیسٹ بھیجی ہے، اُس میں اُن کو وہاں ریکارڈ کروایا اور میرے متعلق بتایا کہ مَیں اب عزت واحترام اس لئے کرتی ہوں کہ وہ خلیفۂ وقت ہے۔ میری پیاری والدہ نے دین کے رشتے کو ہر رشتے پر مقدم رکھا۔ یہاں بھی خلافت کا رشتہ بیٹے کے رشتے پر حاوی ہو گیا۔ جب ملنے جاتا تو ان کی آنکھوں میں ایک خوشی اور چمک ہوتی تھی۔ چہرے پر خوشی پھوٹ رہی ہوتی تھی۔ قادیان میں جو دن گزرے اُس عرصے کے دوران جلسے کی مصروفیات سے جتنا وقت مجھے ملتا تھا، مَیں جاتا تھا تو پیار کرتیں اور ساتھ بٹھا کر کافی دیر تک باتیں ہوتی رہتی تھیں۔ لیکن قادیان کا یہ عرصہ صرف پندرہ دن کا تھا۔ آخر میں بھی جب رخصت ہوئی ہیں۔ وہاں سے پہلے پاکستان واپس چلی گئی تھیں تو دعاؤں کے ساتھ رخصت ہوئیں۔ ڈاکٹر فرخ یہ بھی میر محمود احمد صاحب کے بیٹے ہیں (چھوٹے بیٹے) انہوں نے مجھے لکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی وفات پر جب مَیں گیا اور مَیں نے تعزیت کی تو نصیحت کی اور دعا کی تحریک کی، ساتھ یہ فرمایا کہ یہ دعا کرو کہ جو بھی نیا خلیفہ ہے اُس کی بیعت کی توفیق ملے اور جذباتی وابستگی اور تعلق بھی اُس سے پیدا ہو جائے۔ پس اُن کا تعلق خلافت سے تھا جس کے لئے دعا بھی کی اور نصیحت بھی کی۔ اللہ تعالیٰ

اُنہیں کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔

واقعات تو بہت ہیں جیسا کہ میں نے کہا۔آخر میں ایک بات میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔

1913ء میں حضرت مصلح موعود نے الفضل جاری کرنے کا ارادہ فرمایا تو حضرت اُمِ ناصر صاحبہ نے ابتدائی سرمایہ کے طور پر اپنا کچھ زیور پیش کیا۔حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ:

''خدا تعالیٰ نے میری بیوی کے دل میں اس طرح تحریک کی جس طرح خدیجہ کے دل میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کی تحریک کی تھی۔انہوں نے اس امر کو جانتے ہوئے کہ اخبار میں روپیہ لگانا ایسا ہی ہے جیسے کنویں میں پھینک دینا اور خصوصاً اُس اخبار میں جس کا جاری کرنے والا محمود ہو (یہ بھی ایک عاجزی تھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی) جو اُس زمانہ میں شاید سب سے بڑا مذموم تھا، آپ نے اپنے دو زیور مجھے دے دیئے کہ میں اُن کو فروخت کر کے اخبار جاری کردوں، اُن میں سے ایک تو اُن کے اپنے کڑے تھے (سونے کے)،اور دوسرے اُن کے بچپن کے کڑے سونے کے تھے جو انہوں نے اپنی اور میری لڑکی عزیزہ ناصرہ بیگم کے استعمال کیلئے رکھے ہوئے تھے، مَیں زیورات کو لے کر اُسی وقت لاہور گیا اور پونے پانچ سو کے وہ دونوں کڑے فروخت ہوئے'' اور اُس سے پھر یہ اخبار الفضل جاری ہوا''۔ (الفضل نمبر1 جلد12 مورخہ 4 جولائی 1924ء صفحہ 4 کالم 3)

قارئین الفضل حضرت مصلح موعود کی اس پیاری بیٹی اور میری والدہ کو بھی الفضل پڑھتے ہوئے دعاؤں میں یاد رکھیں کہ الفضل کے اجراء میں گو بیشک شعور رکھتے ہوئے تو نہیں لیکن اپنے ماں باپ کے ساتھ آپ نے بھی حصہ لیا، اور یہ الفضل جو ہے آج انٹرنیشنل الفضل کی صورت میں بھی جاری ہے۔اللہ تعالیٰ اُن کے درجات بلند فرماتا چلا جائے اور اُن کی دعائیں ہمیشہ ہمیں پہنچتی رہیں۔

ابھی نمازِ جمعہ کے بعد انشاء اللہ اُن کا نمازِ جنازہ بھی غائب پڑھاؤں گا۔اس کے علاوہ اور جنازے بھی ہیں ایک جنازہ چوہدری نذیر احمد صاحب کا ہوگا، یہ گورنمنٹ سروس میں رہے اور 1981ء میں وہاں سے جب ریٹائر ہوئے تو انہوں نے وقف کیا،حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اُنہیں نائب ناظر زراعت اور نائب وکیل الزراعت لگایا۔اور ایک لمبا عرصہ 2003ء تک اس خدمت پر وہ مامور رہے، بڑی اچھی طرح خدمت کرتے رہے، بڑی عاجزی سے اور بڑی محنت سے انہوں نے کام کیا۔افریقہ کے بعض ممالک میں بھی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اُن کو بھجوایا۔میرے ساتھ بھی سندھ کی زمینوں کی وجہ سے اُن کا بڑا تعلق رہا۔نہایت عاجز انسان تھے اور بڑا عزت و احترام کیا کرتے تھے۔باوجود اس کے کہ عمر میں مجھ سے کئی سال بڑے تھے، بڑے احترام سے پیش آتے تھے۔اور جب یہ کالج میں پڑھتے تھے تو اس وقت کالج میں چھٹیوں کے دوران حضرت مولوی شیر علی صاحب کے ساتھ انہوں نے ترجمہ قرآن انگریزی میں بھی مدد کی ہے اور اس طرح ان کا قرآنِ کریم کے ترجمہ میں بھی حصہ ہے۔ان کے دو بیٹے ہیں، ایک بیٹی ہیں اور اللہ تعالیٰ اُن سب کو صبر عطا فرمائے۔اور چوہدری صاحب کے درجات بلند فرمائے۔ان کے بارہ میں لکھا ہے کہ جوانی سے ہی ان کو، باقاعدہ تہجد کی عادت تھی، یہ تو مَیں نے بھی دیکھا ہے کہ انہوں نے جب بھی میرے ساتھ سفر کیا ہے، تو تین بجے رات کو یا جو بھی وقت ہوتا تھا تہجد کے لئے اُٹھتے اور بڑے انہماک سے، بڑے خشوع سے تہجد پڑھا کرتے تھے۔بلکہ ان کے خاندان میں ان کی اس نیکی کی وجہ سے صوفی نذیر احمد کے نام سے مشہور تھے۔یا بہت زیادہ نمازیں پڑھنے والے چوہدری صاحب کہلایا کرتے تھے۔تو اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

اس کے علاوہ ایک جنازہ مکرم مرزا رفیق احمد صاحب کا ہے یہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے سب سے چھوٹے بیٹے تھے،ان کی بھی چار پانچ دن پہلے وفات ہوئی ہے۔(–)۔ان کی جماعتی خدمات تو ایسی کوئی نہیں ہے لیکن بہر حال اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ان کے تین بیٹے اور ایک بیٹی ہیں۔اللہ کے فضل سے ان سب کا خلافت سے بڑا وفا کا تعلق ہے۔اللہ تعالیٰ ان بچوں کو بھی صبر دے اور حضرت مسیح موعود کی بعثت کے مقصد کو پورا کرنے والے ہوں۔

مَیں ابھی انشاء اللہ نمازِ جمعہ کے بعد ان سب کے جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا۔

اطلاعات واعلانات

نکاح

مکرمہ طاہرہ ناصر صاحبہ سیکرٹری واقفات نو گلشن اقبال شرقی کراچی تحریر کرتی ہیں۔

میری بڑی بیٹی مکرمہ نحل علی صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر ناصر علی صاحب کے نکاح کا اعلان مورخہ 9 ستمبر 2011ء کو بعد نماز جمعہ بیت الرحمٰن میری لینڈ امریکہ میں ہمراہ مکرم منصور طاہر شمس صاحب میری لینڈ امریکہ ابن مکرم محمد راشد شمس صاحب بعوض 30 ہزار یو ایس ڈالرز محترم مولانا سید شمشاد احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ نے کیا۔مکرم منصور طاہر شمس صاحب مکرم چوہدری محمد صادق صاحب واقف زندگی سابق اکاؤنٹنٹ وکالت تبشیر ربوہ کے پوتے ہیں جبکہ مکرمہ نحل علی صاحبہ مکرم ماسٹر غلام رسول صاحب مرحوم کی پوتی اور مکرم چوہدری محمد صادق صاحب واقف زندگی کی نواسی ہیں۔احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم محمد آصف مجید صاحب مربی سلسلہ دارالضیافت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد مکرم میاں عبدالمجید صاحب بزاز ابن مکرم میاں محمد مستقیم صاحب حافظ آباد مورخہ 9 ستمبر 2011 کو بعمر 80 سال وفات پا گئے۔آپ خدا کے فضل سے موصی تھے۔مورخہ 10 ستمبر کو بعد از نماز عصر بیت مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم نصیب احمد صاحب نائب صدر دوم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے دعا کروائی احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

ربوہ کا قیام

ربوہ حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی ''وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ'' کی شاندار عملی تعبیر ہے۔تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ ربوہ کے افتتاح کے کچھ عرصہ بعد عاجز مولوی دوست محمد نے حضرت مصلح موعود کی خدمت میں بذریعہ مکتوب عرض کیا کہ حال ہی میں مجھے ازالہ اوہام ص 77,76 کے مطالعہ کا موقع ملا جو الہام ''تین کو چار کرنے والا ہوگا'' کی آسمانی کلید ہے کیونکہ حضرت اقدس فرماتے ہیں کہ مجھے کشفی طور پر بتایا کہ

''تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ ...... میں درج کیا گیا......''

''اس کشف سے صاف پتہ چل گیا کہ تین کو چار کرنے سے مراد تین مقدس مراکز ہیں اس میں نئے مرکز کی تعمیر ہے جو حضور انور کے عہد مبارک میں مقدر تھا سو یہ ازلی تقدیر 20 ستمبر 1948ء کو معرض ظہور میں آئی جبکہ حضور نے اپنے دست مبارک سے افتتاح فرمایا اور عجیب تر بات یہ ہے کہ یہ افتتاح دوشنبہ ہی کو ہوا۔

اس مکتوب پر امام عالی مقام حضرت مصلح موعود کی طرف سے بہت جلد ایک کارڈ عاجز کو موصول ہوا جس میں حضور انور نے خاکسار کی اس تشریح کو از راہ شفقت و ذرہ نوازی شرف قبولیت بخشا اور اس کی تائید فرمائی

چپ بورڈ، پلائی ووڈ، وینیر بورڈ، لیمینیشن بورڈ، فلش ڈور، مولڈنگ، کیلئے تشریف لائیں۔
فیصل پلائی ووڈ اینڈ ہارڈ ویئر سٹور
145 فیروز پور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور
فون: 042-7563101 طالب دعا: فیصل خلیل خاں
موبائل: 0300-4201198 قیصر خلیل خاں

ڈیڑھ صد سے زائد مفید اور مؤثر دوائیں
مرض اٹھراء، اولاد نرینہ، امراض معدہ وجگر، نوجوانوں اور شادی شدہ جوڑوں کے امراض۔
بفضلہ تعالیٰ لاکھوں مریض شفاء پا چکے ہیں۔
تحقیق وتجربہ اور کامیابی کے 53 سال
اطباء وسٹاکسٹ فہرست ادویہ طلب کریں
حکیم شیخ بشیر احمد
ایم۔اے۔فاضل طب والجراحت
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382
ای میل: khurshiddawakhana@gmail.com
مطب خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ۔

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔فیکس نمبر 047-6212217
فون: 047-6211399, 0333-9797797
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399, 0333-9797798

جرمن وفرانس کی سیل بند ہومیو پیتھک پوٹینسی سے تیار کردہ بے ضرر زود اثر ادویات جو آپ مکمل اعتماد کے ساتھ استعمال کر سکتے ہیں۔
رعایتی قیمت 25ML =/30 روپے 120ML -/100 روپے

GHP-55/GH: ایمرجنسی ٹانک — گھبراہٹ، بے چینی، ڈپریشن، ہائی، لو بلڈ پریشر، صدمہ یا غم کے بد اثرات دور کرنے کیلئے ضروری دوا ہے
GHP-319/GH: امراض معدہ — بدہضمی، تیزابیت، گیس، سینے اور معدے کی جلن کیلئے اکسیر دوا ہے
GHP-324/GH: اسہال۔پیچش — ہر قسم کے اسہال، پیچش معدے اور آنتوں کی سوزش کیلئے مجرب ترین دوا ہے۔
GHP-354/GH: نزلہ، فلو، چھینکیں نئے یا پرانے نزلہ زکام کو مکمل آرام دینے والی کامیاب دوا ہے۔
GHP-383/GH: حلق و گلے کے امراض، گلے و ٹانسلز کی سوزش، درد کو دُور کرنے کیلئے مؤثر اور آزمودہ علاج ہے۔
GHP-391/GH: خون وبھوک کی کمی سرخ ذرات کی کمی، بیماری کے بعد کمزوری دور کرنے اور جگر کو قوت دینے والی مؤثر ترین دوا ہے۔

خبریں

کراچی میں خودکش دھماکا کراچی میں ایس ایس پی، سی آئی ڈی کے گھر کو دہشت گردی کا نشانہ بنایا گیا۔خودکش حملہ آور نے بارود سے بھری گاڑی ایس ایس پی کے گھر سے ٹکرادی۔ دھماکا اتنا شدید تھا کہ زمین میں 8فٹ کا گڑھا پڑ گیا اور قریبی عمارتوں کے شیشے ٹوٹ گئے اور متعدد گاڑیوں کو بھی نقصان پہنچا۔ دھماکے میں 8افراد ہلاک اورمتعدد زخمی ہوئے ہیں۔تاہم ایس ایس پی سی آئی ڈی محفوظ رہے۔

بھارت ، نیپال اور بنگلہ دیش میں زلزلہ کے شدید جھٹکے بھارت میں نئی دہلی، پٹنہ سمیت شمال مشرقی علاقوں میں زلزلے کے شدید جھٹکے محسوس کئے گئے۔زلزلے کی شدت ریکٹرسکیل پر 6.8ریکارڈ کی گئی۔شدید جھٹکے نیپال اور بنگلہ دیش میں بھی محسوس کئے گئے۔ زلزلہ سے متعدد عمارتیں منہدم ہوگئیں۔جبکہ 50/افراد ہلاک ہوگئے ہیں۔

درخواست دعا

مکرمہ نبیلہ منور صاحبہ سیکرٹری مال لجنہ اماءاللہ دارالنصر غربی منعم ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ امۃ الباری صاحبہ اہلیہ مکرم محمد حسین گلزار صاحب مرحوم گزشتہ ایک ہفتہ سے برین ہیمبرج اور فالج کے حملہ کی وجہ سے شدید علیل ہیں اور سیالکوٹ کے علامہ اقبال ٹاؤن ہسپتال میں زیرعلاج ہیں۔احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میری والدہ محترمہ کو شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ہرقسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 20 ستمبر

طلوع فجر	4:28
طلوع آفتاب	5:53
زوال آفتاب	12:01
غروب آفتاب	6:10

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون وبیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان، شجرکار، ویجی ٹیبل ڈائز۔کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
12۔ٹیگور پارک نکلسن روڈ عقب شوبرا ہوٹل لاہور
042-36306163,36368130Fax:042-36368134
E-mail:amcpk@brain.net.pk
Cell:0322-4607400

دلہن جیولرز
Tel: 042-36684032
Mobile: 0300-4742974
Mobile: 0300-9491442
طالب دعا
قدیر احمد، حفیظ احمد
Gold Place Plaza, Shop # 1, Defense Chowk,
Main Boulevard Defense Society Lahore Cantt

اکسیر موٹاپا
موٹاپا دور کرنے کیلئے مفید دوا
کورس 3 ڈبیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

UNIVERSAL ENTERPRISES
174 Loha Market
Landa Bazar Lahore
Dealers of Pakistan Steel Mills & Importers
Deals in all kind of products HR, CR, GP coils & Sheets
Tell:+92-42-37379311-12, 37634650
Talb-e-Dua: Mian Zahid Iqbal
S/O Mian Mubarik Ali (Late)
universalenterprises1@hotmail.com
Cell: 0300-4005633, 0300-4906400

انگریزی ادویات وٹیکہ جات کا مرکز بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون 2647434

The Vision of Tomorrow
nps
New Haven Public School
Multan Tel :061-6779794

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
(بالمقابل ایوان محمود ربوہ)
گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک بااعتماد ادارہ
ٹریول انشورنس، ہوٹل بکنگ کی سہولت
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

Education Concern® Education Concern® Education Concern® Education Concern® Education Concern®
Study In
Canada, Australia, New Zealand, UK & USA
Students may attend our IELTS classes with 30% discount
Education Concern®
67-C, Faisal Town
Lahore
042-35177124/03028411770
پاکستان کے ہرشہر کے students رابطہ کرسکتے ہیں۔
EC Education Concern®
Www.educationconcern.com/ info@educationconcern.com

wallstreet
EXCHANGE COMPANY (PVT) LTD.
دُنیا بھر میں رقم بھجوائیں
Send Money all over the world
Demand Draft & T.T for Education
Medical Immigration Personal use
دُنیا بھر سے رقم منگوائیں
Receive Money from all over the world
فارن کرنسی ایکسچینج
Exchange of foreign Currency
MoneyGram International Money Transfer
INSTANT CASH GLOBAL MONEY TRANSFER
Speed Remit
CHOICE
Rabwah Branch
Shop No. 7/14 Gole Bazar, Chenab Nagar, Rabwah
Ph: 047-6213385, 6213385 Fax: 047-6213384

Dawlance Super Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکروویواون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ، بیکرز، یوپی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس
گولبازار ربوہ
047-6214458

ہر قسم سامان بجلی دستیاب ہے
شاہد الیکٹرک سٹور
متصل احمدیہ بیت الفضل
گول امین پور بازار فیصل آباد
فون:2632606-2642605
پروپرائٹر: میاں ریاض احمد

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
بانی : محمد اشرف بلال
وقات کار:
موسم گرما : صبح 9بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

البشیرز
معروف قابل اعتماد نام
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم پتوکی 049-4423173 -047-6214510

FR-10

بلڈنگ کنسٹرکشن
خداتعالیٰ کے فضل وکرم کے ساتھ
سٹینڈرڈ بلڈرز کی ماہر اور تجربہ کار ٹیم کی زیرنگرانی لاہور میں اپنے گھر/ پلازہ/ملٹی سٹوری بلڈنگ کی تعمیر لیبر ریٹ بمعہ میٹریل مناسب ریٹ پر کرائیں۔
رابطہ:۔کرنل (ر) منصور احمد طارق، چوہدری نصراللہ خان
0300-4155689, 0300-8420143
سٹینڈرڈ بلڈرز ڈیفنس لاہور
042-35821426,35803602,35923961

خوشخبری
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، واشنگ مشین، مائیکروویواون، کوکنگ رینج، ٹیلیویژن، ایئرکولر اور دیگر الیکٹرونکس اشیاء بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔
سپلٹ A/C کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے نیز یوپی ایس UPS اور جنریٹر بھی دستیاب ہیں
FAKHAR ELECTRONICS
فخر الیکٹرونکس
1۔لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
PH:042-7223347,7239347,7354873
Mob:0300-4292348,0300-9403614